وہی کام ضروری

(صفحہ 20 قسط نمبر) ہمارے ہاں صوفیائے اہلِ دل کا ذکر اکثر ایسے انداز میں کیا جاتا ہے جیسے وہ کوئی الگ مخلوق ہوں۔ حالانکہ تاریخ بار بار بتاتی ہے کہ یہی لوگ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ کام کرنے والے لوگ تھے۔

نگہت سلیم

ہمارے ہاں صوفیا کا ذکر جس انداز میں کیا جاتا ہے اکثر اس سے یہ تاثر پیدا ہوتا ہے کہ وہ کوئی الگ مخلوق تھے جو دنیا سے کٹ کر، حجرے میں بیٹھ کر، صرف ذکر و اذکار میں مصروف رہتے تھے۔ حالانکہ تاریخ بار بار بتاتی ہے کہ یہی لوگ اپنے زمانے کے سب سے زیادہ کام کرنے والے لوگ تھے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان کا کام کاغذ پر کم اور زمین پر زیادہ لکھا گیا۔

سلسلہ چشتیہ کے ایک بزرگ کا معمول تھا کہ فجر کے بعد وہ اپنے حجرے سے نکلتے اور گاؤں کے کنویں پر بیٹھ جاتے۔ وہاں عورتیں آتیں، مرد آتے، بچے پانی بھرتے اور گفتگو چلتی۔ یہ گفتگو بظاہر معمولی تھی، لیکن اسی گفتگو میں وہ لوگوں کے دکھ سنتے، رشتوں کے جھگڑے سلجھاتے، قرض کے مسئلے سمجھاتے اور بعض اوقات اپنی روٹی کا حصہ بھی بانٹ دیتے۔ یہ کام کسی دفتر میں درج نہیں ہوا، مگر اس کا اثر پورے علاقے پر پڑا۔ آج اگر کوئی محقق اس کنویں کی تاریخ لکھے تو وہ اسے سماجی تاریخ کہے گا، اور یہ درست ہوگا۔

سلسلہ سہروردیہ کے ایک بزرگ کا معمول تھا کہ وہ اپنے حجرے میں بیٹھ کر خطوط لکھتے تھے۔ ان خطوط میں کسی کو نماز کی تلقین ہوتی، کسی کو قرض چکانے کی ہدایت ہوتی، کسی کو بیمار کی خبر گیری کا حکم ہوتا۔ ایک خط میں وہ ایک بیوہ کو لکھتے ہیں کہ اس کا بیٹا واپس آئے گا اور ساتھ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اگر وہ نہ آئے تو صبر کرے۔ یہ خط آج کے معیار کے مطابق ایک نجی پیغام ہے، مگر اس کا اثر اتنا گہرا تھا کہ محلے کے لوگ اسے پڑھ کر روتے تھے۔ یہ وہی کام ہے جسے آج ہم سماجی مشاورت کہتے ہیں، فرق صرف زبان کا ہے۔

سلسلہ نقشبندیہ کے ایک بزرگ کا معمول تھا کہ وہ اپنے مہمان خانے میں بیٹھ کر مسافروں کا حال پوچھتے۔ یہ مسافر کون تھے؟ تاجر، طالب علم، بے روزگار، مسافر اور کبھی کبھی چور بھی۔ وہ کسی سے پوچھ گچھ نہیں کرتے تھے، بس سنتے تھے۔ اس سنے ہوئے کا اثر یہ ہوتا کہ کئی لوگ راستہ بدل لیتے، کئی کو کام مل جاتا، کئی کو حوصلہ ملتا۔ یہ کام نہ کسی رجسٹر میں درج ہوا نہ کسی اخبار میں چھپا، مگر اس کا حساب کون لگا سکتا ہے؟

سلسلہ قادریہ کے ایک بزرگ کا معمول تھا کہ وہ اپنے حجرے کے باہر ایک چراغ رکھتے تھے جو رات بھر جلتا رہتا تھا۔ راہگیر آتے، چراغ سے اپنا چراغ جلاتے اور آگے بڑھ جاتے۔ یہ عمل بظاہر معمولی ہے، مگر اس کا مطلب یہ تھا کہ اندھیرے میں بھٹکنے والا کسی کو پکارے بغیر روشنی پا لیتا تھا۔ یہ وہی کام ہے جسے آج ہم عوامی سہولت کہتے ہیں، فرق صرف زبان کا ہے۔

سلسلہ چشت